Fatwa No. 007 Downloaded By Madaarimedia.com Date :

جان بچانے کی وجہ سے تین طلاق دیا ہے کیا طلاق ہو جائے گی؟

کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ زید نے ہندہ سے بذریعہ وکیل کورٹ میرج کیا بعد میں کسی امام صاحب کے یہاں جاکر شرعی طور پر نکاح خوانی کیا جب ہندہ سے گھر والوں کو اس بات کی خبر ہوئی توان لوگوں نے زید اور ہندہ کو اپنے گھر میں بلاکر خوب ڈرایا دھمکایا، خود زید اور ہندہ کی پٹائی کی اور غنڈوں کے ذریعہ بھی گالی گلوج کیا اور مار پیٹ کیا، اس کے بعد ہندہ کے گھر والوں نے زید سے یہ کہا کہ تم ہندہ کو چھوڑ دو اور اگر تم نے ایسا نہیں کیا تو ہم لوگ تم کو جان سے مارڈالیں گے چاہے کچھ ہو، لہٰذا اگر تم ہندہ کو طلاق نہیں دوگے تو تمہاری جان چلی جائیگی اب فیصلہ تمہارے ہاتھ میں ہے تم ہندہ کو تین مرتبہ طلاق کا لفظ بول کر اس کو آزاد کردو۔ جب میں نے ہندہ کے گھر والوں کا ارادہ بھانپ لیا اور میرے لئے کوئی راستہ اور چارہ نہیں بنا تو میں مجبوراً تین مرتبہ طلاق کا جملہ ہندہ کے لیے استعمال کیا اس درمیان میں نے بار بار کہا کہ میں کسی حالت میں تین مرتبہ ہو یا ایک مرتبہ ہو طلاق دوں گا ہی نہیں مگر کیا کرتا مجبوراً یہ قدم اٹھانا پڑا۔ لہٰذا دریافت یہ کرنا ہے کہ کیا زبردستی کروانے کی صورت میں، جان سے مارڈالنے کا یقین ہونیکی صورت میں اگر آدمی جان بچانے کے لیے مجبوراً طلاق دے تو طلاق واقع ہو جائے گی، میں حلفیہ طور پر یہ بیان دینے کے لیے تیار ہوں کہ میں جان بچانے کی وجہ سے تین طلاق دیا ہے۔ برائے مہربانی اس کا جواب عنایت فرمائیں۔

المستفتی: محمد عارف، نزد شان اولیاء مسجد، حافظ نگر، بھیونڈی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب: اللهم ہدایۃ الحق و الصواب

طلاق زبان سے بخوشی دی جائے یا جبر واکراہ کے ساتھ بہر صورت مذہبِ حنفی کے مطابق طلاق واقع ہو جاتی ہے۔ حدیث پاک میں ہے: عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ثَلَاثٌ جِدُّھُنَّ جِدٌّ وَھَزْلُھُنَّ جِدٌّ: اَلنِّکَاحُ وَالطَّلَاقُ وَالرَّجْعَۃُ۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین چیزیں ایسی ہیں جن میں حقیقت بھی حقیقت ہے اور مذاق بھی حقیقت ہے "نکاح، طلاق، اور رجعت"۔

(سنن ابوداؤد، کتاب الطلاق، باب فی الطلاق علی الھزل، ج:۲، ص:۲۳۲، الحدیث:۲۱۹۴ / الترمذی، کتاب الطلاق، باب ماجاء فی الجدِّ والھزلِ فی الطلاقِ، الحدیث:۱۱۸۶، ص:۶۰۷)

فتاویٰ رضویہ میں ہے:"

طلاق بخوشی دی جائے خواہ بجبر واقع ہو جائیگی نکاح شیشہ ہے اور طلاق سنگ، شیشہ پر پتھر خوشی سے پھینکے یا جبر سے یا خود ہاتھ سے چھٹ پڑے شیشہ ہر طرح ٹوٹ جائے گا مگر یہ زبان سے الفاظ طلاق کہنے میں ہے اگر کسی کے جبر و اکراہ سے عورت کو خطر میں طلاق لکھی یا طلاق نامہ لکھ دیا اور زبان سے الفاظ طلاق نہ کہے تو طلاق نہ پڑیگی۔

تنویر الابصار میں ہے:

ویقع طلاق کل زوج بالغ عاقل ولو مکرھا او مخطئا "۔(فتاویٰ رضویہ، ج/ ۵، ص:۶۳۱) اور ص: ۶۳۲ میں ہے: طلاق اگر زبان سے دے کیسے ہی جبر و اکراہ سے دی ہو جائیگی۔ فتاویٰ امجدیہ میں ہے: حنفیہ کے نزدیک حالت اکراہ یعنی زبردستی میں بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے۔(فتاویٰ امجدیہ، جلد:۲، ص:۱۷۹)

بہار شریعت میں ہے:

بلکہ اکراہ شرعی کی صورت میں بھی طلاق واقع ہو جائے گی۔(حصہ:۸، ج:۲، ص:۱۱۲)

بعدِ دلائل بر صدق سوال زید کا یہ کہنا کہ "میں مجبوراً تین مرتبہ طلاق کا جملہ ہندہ کے لیے استعمال کیا"۔ لہذا زید کے اس اقرار سے ہندہ پر تین طلاق مغلظہ واقع ہو چکی، اب بغیر حلالہ ہندہ کا نکاح طالق سے نہیں ہو سکتا ہے اگر اس کو اپنے نکاح میں لانا چاہتا ہے تو پہلے حلالہ ضروری ہو گا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے" **فَإِن طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِن بَعْدُ حَتَّىٰ تَنكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ**(پارہ:۲، رکوع:۱۳، آیت:۲۳۰)

اگر بلا حلالہ رہے گی تو ہر لمحہ زِناء خالص میں گذرے گا۔ عدت کے بعد ہندہ آزاد ہے جس سے چاہے شادی کرے۔ البتہ شوہر سابق سے نکاح کے لیے حلالہ ضروری ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

کتبہ

سید مشرف عقیل

ہاشمی دارالافتا موہنی مہوا گاچھی، تھانہ نانپور، ضلع سیتامڑھی (بہار)

۰۷/ربیع النور شریف ۱۴۳۸ھ / ۰۷/دسمبر ۲۰۱۶ء بروز بدھ

نوٹ

اس فتوی کو اور دیگر تمام ہاشمی دار الافتاء سے شائع ہونے والے فتووں کو

MADAARIMEDIA.COM پر پڑھ سکتے ہیں اور ڈاؤنلوڈ کر سکتے ہیں